Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون ۴۴۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الفضل

روزنامہ

بروز ہفتہ

ربوہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۶۱/۲۶	۱۱ر شوال ۱۳۹۲ھ، ۱۸ر نبوت ۱۳۵۱ھش، ۱۸ر نومبر ۱۹۷۲ء	نمبر ۲۶۳

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

اُس جہان کے مشاہدہ کے لئے اِسی جہان سے ہم کو آنکھیں لے جاتی ہیں

آئندہ جہان کو محسوس کرنے کے لئے حواس کی تیاری اِسی جہان میں ہوگی

"علم کے تین مدارج ہیں۔ علم الیقین، عین الیقین، حق الیقین۔ مثلاً ایک جگہ سے دھواں نکلتا دیکھ کر آگ کا یقین کر لینا علم الیقین ہے۔ لیکن خود آنکھ سے آگ کا دیکھنا عین الیقین ہے۔ ان سے بڑھ کر درجہ حق الیقین کا ہے۔ یعنی آگ میں ہاتھ ڈال کر جلن اور حرقت سے یقین کر لینا کہ آگ موجود ہے۔ پس کیسا وہ شخص بدقسمت ہے جس کو تینوں میں سے کوئی درجہ حاصل نہیں۔ اس آیت کے مطابق جس پر اللہ تعالیٰ کا فضل نہیں وہ کورانہ تقلید میں پھنسا ہوا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ وَالَّذِیْنَ جَاهَدُوْا فِیْنَا لَنَهْدِیَنَّهُمْ سُبُلَنَا (س ۲۱) جو ہماری راہ میں مجاہدہ کریگا۔ ہم اُس کو اپنی راہیں دکھلا دیں گے۔ یہ تو وعدہ ہے اور ادھر یہ دعا ہے کہ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ۔ سو انسان کو چاہیئے کہ اس کو مدِنظر رکھ کر نماز میں بالحاح دُعا کرے اور تمنّا رکھے کہ وہ بھی اُن لوگوں میں سے ہو جاوے جو ترقی اور بصیرت حاصل کر چکے ہیں۔ ایسا نہ ہو کہ اس جہان سے بے بصیرت اور اندھا اُٹھایا جاوے۔ چنانچہ فرمایا۔ مَنْ كَانَ فِیْ هٰذِهٖٓ اَعْمٰی فَهُوَ فِی الْاٰخِرَةِ اَعْمٰی۔ الآیہ (س ۱۵) کہ جو اِس جہان میں اندھا ہے وہ اُس جہان میں بھی اندھا ہے۔ اس کا منشاء یہ ہے کہ اُس جہان کے مشاہدہ کے لئے اِسی جہان سے ہم کو آنکھیں لے جاتی ہیں۔ آئندہ جہان کو محسوس کرنے کے لئے حواس کی طیاری اِسی جہان میں ہوگی۔ پس کیا یہ گمان ہو سکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ وعدہ کرے اور پُورا نہ کرے۔

اندھے سے مُراد وہ ہے جو رُوحانی معارف اور رُوحانی لذّات سے خالی ہے۔ ایک شخص کورانہ تقلید سے کہ مسلمانوں کے گھر میں پیدا ہو گیا مسلمان کہلاتا ہے۔ دُوسری طرف اِسی طرح ایک عیسائی عیسائیوں کے ہاں پیدا ہو کر عیسائی ہو گیا۔ یہی وجہ ہے کہ ایسے شخص کو خدا، رسولؐ اور قرآن کی کوئی عزّت نہیں ہوتی۔ اسکی دین سے محبّت بھی قابلِ اعتراض ہے۔ خُدا اور رسولؐ کی ہتک کرنے والوں میں اُس کا گزر ہوتا ہے۔ اِسکی وجہ صرف یہ ہے کہ ایسے شخص کی رُوحانی آنکھ نہیں، اس میں محبّتِ دین نہیں۔ وَالّا محبّت والا اپنے محبوب کے برخلاف کیا کچھ پسند کرتا ہے؟ غرض اللہ تعالیٰ نے سکھلایا ہے کہ مَیں تو دینے کو تیار ہوں اگر تُو لینے کو تیار ہے۔ پس یہ دُعا کرنا ہی اس ہدایت کو لینے کی تیاری ہے۔" (ملفوظات جلد اوّل صفحہ ۱۹، ۲۰)

اخبارِ احمدیہ

۶۵

ربوہ - ۱۷ر نبوت - سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:-

"کل چکروں کی تکلیف زیادہ تھی آج طبیعت نسبتاً بہتر ہے"۔

احباب جماعت حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے توجہ اور التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں۔

ربوہ - ۱۷ر ماہِ نبوت - حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی کل سے طبیعت زیادہ خراب ہے۔ کمر میں درد اور گُردوں میں بھی تکلیف ہے۔ احباب جماعت حضرت سیدہ مدظلہا کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے التزام سے دعائیں کرتے رہیں۔

خاکسار اُنیس روز سے انفلوئنزا سے بیمار ہے، بیماری کی شدّت تو اب نہیں رہی لیکن خفیف بخار اور کھانسی ابھی چل رہی ہے۔ تمام بزرگان و احباب سے التماس ہے کہ دُعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے صحت کاملہ و عاجلہ عطاء فرمائے اور ہر دم خدمتِ دین و سلسلہ میں صرف کرنے کی توفیق عطاء فرمائے۔

(پروفیسر) بشارت الرحمٰن ایم اے - ربوہ

کیپٹن مسعود احمد صاحب قریشی ابن مکرم قریشی محمود احمد صاحب ایڈووکیٹ لاہور کے متعلق اطلاع ملی ہے کہ وہ گزشتہ روز جیپ پر جا رہے تھے کہ اوکاڑہ کے قریب جیپ کو حادثہ پیش آیا۔ اور وہ اُلٹ گئی۔ کیپٹن صاحب موصوف کو ہیلی کوپٹر کے ذریعہ بیہوشی کی حالت میں لاہور لایا گیا جہاں سی، ایم، ایچ میں ڈاکٹر کرنل نثار احمد صاحب نے سر کا اپریشن کیا ہے۔ ہنوز بیہوشی طاری ہے۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ انہیں اپنے فضل سے صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

نصرت جہاں ریزرو فنڈ

یہ الٰہی منشاء کے ماتحت تحریک کی گئی ہے

نصرت جہاں ریزرو فنڈ کی تحریک فرماتے ہوئے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ارشاد فرمایا:-

"خدا تعالیٰ نے بڑی شدّت سے میرے دل میں یہ ڈالا ہے کہ تو میرے دین کی عظمت کے لئے اس جماعت سے قربانیاں مانگ اور وہ تیری آواز پر لبیک کہتے ہوئے قربانیاں دے گی"۔

خوش قسمت ہیں وہ جو اپنے امام کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے نصرت جہاں ریزرو فنڈ میں مالی قربانیاں دے رہے ہیں۔ قربانیاں دینے میں بھی اپنا قدم آگے سے آگے بڑھائیے۔

(سیکرٹری نصرت جہاں ریزرو فنڈ)

پبلشر:- مسعود احمد ؛ پرنٹر:- سید عبدالحی ؛ مطبع:- ضیاء الاسلام پریس ربوہ ؛ مقامِ اشاعت:- دفتر الفضل دارالرحمت غربی، ربوہ

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۸ ماہ نبوت ۱۳۵۱ ہش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

غلبۂ اسلام کے عظیم الشان مقصد میں کامیابی کی راہ

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تحریرات کی رو سے یہ امر واضح کیا جاچکا ہے کہ غلبۂ اسلام کے اہم اور عظیم الشان مقصد میں کامیابی حاصل کرنے کے لئے ہمارا ایمان کی پختگی کے ساتھ ساتھ اخلاص و وفا، صدق و صفا اور تقویٰ و طہارت کے اوصاف سے متصف ہونا ضروری ہے۔ ان اوصاف کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ کی معیت اور تائید و نصرت حاصل ہوتی ہے جو مومنوں کو انتہائی مخالف اور نامساعد حالات میں بھی کامیابی سے ہمکنار کرنے کا باعث بنتی ہے۔

اس میں شک نہیں کہ غلبۂ اسلام کی جدوجہد کو کامیابی سے ہمکنار کرنے کے لئے مالی قربانیاں بھی ضروری ہوتی ہیں اور دینی علوم میں دسترس بھی ناگزیر ہوتی ہے اور تبلیغی مساعی کو نقطۂ عروج پر پہنچانے کے سوا بھی چارہ نہیں ہوتا لیکن یہ سب امور اپنی اپنی جگہ بنیادی اہمیت کے حامل ہونے کے باوجود غلبۂ اسلام کے مقصد میں اصل اور حقیقی کامیابی کے ضامن نہیں ہوتے۔ کامیابی کا اصل انحصار ایمان و اخلاص، صدق و صفا اور تقویٰ و طہارت پر ہوتا ہے۔ یہ اوصاف بمنزلہ روح کے ہوتے ہیں جبکہ غلبۂ اسلام کی عملی جدوجہد کی حیثیت جسم کی ہوتی ہے۔ ظاہر ہے بے روح عمل کبھی نتیجہ خیز ثابت نہیں ہوسکتا۔ یہی وجہ ہے اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں ایمان و اخلاص، صدق و صفا اور تقویٰ و طہارت پر بہت زور دیا ہے اور انہیں قبولیت اور حصولِ تائید و نصرت کا حتمی ذریعہ قرار دیا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی ہمارے لئے ضروری قرار دیا ہے کہ ہم ان اوصاف سے بہر طور متصف رہیں۔ بالخصوص آپ نے جماعت کے واعظین اور مبلغین کے لئے یہ ضروری قرار دیا کہ وہ ایمان و اخلاص، صدق و صفا اور تقویٰ و طہارت میں دوسروں کے لئے نمونہ ہوں کیونکہ اگر وہ ان اوصاف سے متصف ہوں گے تو پھر تھوڑے علم اور حسب استعداد بظاہر ناکافی جدوجہد کے نہایت عظیم الشان نتائج ظاہر ہوں گے۔ چنانچہ آپ نے ایک موقع پر فرمایا:-

"آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہؓ میں ایک کا بھی نام نہیں لے سکتے جس نے اپنے لئے کچھ حصہ دین کا اور کچھ حصہ دنیا کا رکھا ہو۔ اور ایک صحابی بھی ایسا نہیں تھا جس نے کچھ دین کی تصدیق کرلی ہو اور کچھ دنیا کی بلکہ وہ سب کے سب منقطعین تھے اور سب کے سب اللہ کی راہ میں جان دینے کو تیار تھے۔ اگر چند آدمی ہماری جماعت میں سے بھی تیار ہوں جو مسائل سے واقف ہوں اور ان کے اخلاق اچھے ہوں اور وہ قانع بھی ہوں تو اُن کو باہر تبلیغ کے لئے بھیجا جاوے۔ بہت علم کی حاجت نہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہؓ سب اُمّی ہی تھے۔ حضرت عیسیٰؑ کے حواری بھی اُمّی تھے۔ تقویٰ اور طہارت چاہیئے۔ سچائی کی راہ ایک ایسی راہ ہے جو اللہ تعالیٰ خود ہی عجیب عجیب باتیں سمجھا دیتا ہے۔" (ملفوظات جلد نہم صفحہ ۴۱۳)

اسی طرح حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تبلیغی جدوجہد کو مثمر بثمرات بنانے کے سلسلہ میں ایمان و اخلاص، صدق و صفا اور تقویٰ و طہارت کی اہمیت اور علی الخصوص مبلغین کے ان اوصاف سے متصف ہونے کی ضرورت کو اور زیادہ واضح کرتے ہوئے مزید فرمایا:-

"چاہیئے کہ ایسے آدمی منتخب ہوں جو تلخ زندگی گوارا کرنے کے لئے تیار ہوں اور اُن کو باہر متفرق جگہوں میں بھیجا جاوے بشرطیکہ اُن کی اخلاقی حالت اچھی ہو، تقویٰ و طہارت میں نمونہ بننے کے لائق ہوں، مستقل مزاج، راست قدم اور بُردبار ہوں اور ہماری باتوں کو فصاحت سے بیان کرسکتے ہوں مسائل سے واقف اور متقی ہوں کیونکہ متقی میں ایک قوتِ جذب ہوتی ہے وہ آپ جاذب ہوتا ہے، وہ اکیلا رہتا ہی نہیں۔" (ملفوظات جلد نہم صفحہ ۴۱۵، ۴۱۶)

مزید برآں ایک اور موقع پر حضور علیہ السلام نے پیغامِ حق کی اشاعت میں ان اوصاف کی بنیادی اہمیت کو اور زیادہ وضاحت سے بیان کرتے ہوئے فرمایا:-

"اس کام (یعنی پیغامِ حق کی اشاعت) کے واسطے وہ آدمی موزوں ہونگے جو کہ مَنْ یَّتَّقِ اللّٰہَ وَ یَصْبِرْ کے مصداق ہوں۔ ان میں تقویٰ کی خوبی بھی ہو اور صبر بھی ہو، پاکدامن ہوں، فسق و فجور سے بچنے والے ہوں، معاصی سے دُور رہنے والے ہوں، لیکن ساتھ ہی مشکلات پر صبر کرنیوالے ہوں، لوگوں کی دُشنام دہی پر جوش میں نہ آئیں، ہر قسم کی تکلیف اور دُکھ کو برداشت کرکے صبر کریں۔ . . . . .

واعظ ایسے ہونے چاہئیں جن کی معلومات وسیع ہوں، حاضر جواب ہوں، صبر اور تحمل سے کام کرنے والے ہوں، کسی کی گالی سے افروختہ نہ ہو جائیں، اپنے نفسانی جھگڑوں کو درمیان میں نہ ڈال بیٹھیں، خاکسارانہ اور مسکینانہ زندگی بسر کریں، سعید لوگوں کو تلاش کرتے پھریں جس طرح کہ کوئی کھوئی ہوئی چیز کو تلاش کرتا ہے، مفسدہ پرداز لوگوں سے الگ رہیں۔" (ملفوظات جلد نہم صفحہ ۴۲۷، ۴۲۸)

الغرض غلبۂ اسلام کے عظیم الشان مقصد میں کامیاب ہونے کے لئے ہمارا بھرپور عملی جدوجہد کے ساتھ ساتھ ایمان و اخلاص، صدق و صفا اور تقویٰ و طہارت کے بنیادی اوصاف سے نہ صرف متصف رہنا بلکہ ان اوصاف کو اُجاگر اور درخشندہ تر کرنا ضروری ہے تاکہ ہمیں اپنی اس جدوجہد میں اللہ تعالیٰ کی معیت ہمیشہ حاصل رہے اور ہم ہمیشہ ہی تائید و نصرت الٰہی کے مورد بنے رہیں اور ہماری جدوجہد نتیجہ خیز ثابت ہوکر اسلام کو عملاً پورے کرۂ ارض پر غالب کرنے کا موجب بن سکے۔

وُہ آتو جائیں کوئی انتظار بھی تو کرے

مری وفا کو جنوں میں شمار بھی تو کرے
وُہ بے کنار مجھے ہمکنار بھی تو کرے

خزاں کے بعد نویدِ بہار آئے گی
کوئی خزاں میں دُعائے بہار بھی تو کرے

جواب دیں گے کرے عرضِ حال بھی تو کوئی
وُہ آتو جائیں کوئی انتظار بھی تو کرے

جلو میں آئیں گے لے کر مسرّتوں کا ہجوم
حریمِ دل کو کوئی سوگوار بھی تو کرے

فسردہ لب بھی تبسّم بکھیر سکتے ہیں
پر اپنی آنکھ کوئی اشکبار بھی تو کرے

ہزار بار وُہ دِل کو سنوار دیں ناہید
دِل اپنا آپ نثار ایک بار بھی تو کرے

(عبدالمنان ناہید)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رئیس الصوفیاء شیخ اکبر حضرت محی الدین ابن عربی کے سوانح حیات

محترم مولانا سید احمد علی صاحب فاضل مربی سلسلہ احمدیہ مقیم گوجرانوالہ

(یہ مقالہ "مجلس ارشاد" شہر گوجرانوالہ کے اجلاس میں پڑھا گیا تھا)

اسلام ایک زندہ اور بارآور مذہب ہے۔ جس کا ایک بین اور روشن ثبوت اور تازہ پھل وہ بزرگان اسلام ہیں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی کے طفیل برکات الٰہیہ سے مشرف ہوئے جیسا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا:

"عُلَمَاءُ اُمَّتِیْ کَاَنْبِیَاءِ بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ"

(مکتوبات امام ربانی دفتر اول حصہ چہارم ص۲۳، مکتوب ۲۳۲، ۲۴۹ و گلدستہ کرامات ص۱۵) کہ میری امت کے علماء ربانی بنی اسرائیلی نبیوں کی طرح ہوں گے۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

"اگر اولیاء اللہ کے ملفوظات اور مکتوبات کا تجسس کیا جائے تو اس قسم کے (الہامی) بیانات ان کے کلمات میں بہت سے پائے جائیں گے اور امت محمدیہ میں محدثیت کا منصب اس قدر بکثرت ثابت ہوتا ہے جس سے انکار کرنا بڑے غافل اور بے خبر کا کام ہے۔ اس امت میں آج تک ہزارہا اولیاء اللہ صاحب کمال گذرے ہیں جن کے خوارق اور کرامات بنی اسرائیل کے نبیوں کی طرح ثابت اور متحقق ہو چکے ہیں۔"

(براہین احمدیہ حصہ چہارم ص۴۹۶ حاشیہ)

ابتدائی حالات ابن عربی

ان بزرگان امت میں سے ایک حضرت ابن عربیؒ بھی ہیں۔ آپ صوفیاء میں بہت بزرگ اور "شیخ اکبر" کے لقب سے مشہور ہیں۔ آپ کا نام محی الدین محمد بن علی بن محمد العربی ہے۔ آپ اسی حاتم طائی کی نسل سے ہیں جو اپنی سخاوت کی وجہ سے تمام دنیا میں مشہور ہے۔ آپکی ولادت ۱۷ رمضان ۵۶۰ھ مطابق ۱۱۶۵ء میں کو اندلس کے شہر مرسیہ میں ہوئی۔ آپکے والد تجارت کا کام کرتے تھے جو تعلیم یافتہ اور بے حد نیک آدمی تھے۔ ابتدائی تعلیم حضرت ابن عربیؒ نے اپنے والد سے گھر میں پائی اور قرآن و حدیث کا درس لیا۔ پھر ابوبکر بن خلف وغیرہ سے فقہ حدیث اور تفسیر کی تعلیم پائی۔ بچپن ہی سے بے حد نیک، عبادت گذار، صادق القول اور ذہین تھے۔ بوجہ ذہانت کافی حد تک آپ کی شہرت ہو گئی تھی اور لوگ ان سے ملنے کے لئے آنے لگے تھے۔ ۱۸ برس کی عمر میں آپ مشہور فلسفی علامہ ابن رشد سے ملنے کے لئے قرطبہ میں گئے جو اس وقت وہاں کے قاضی (جج) تھے۔ آپکے اساتذہ میں سے مشہور ابوبکر بن خلف، ابوالحسن الشریح، ابن عساکر، ابوالفرج اور ابن الجوزی ہیں۔ آپ اپنی جوانی میں ہی بہت سے علماء پر سبقت لے جا چکے تھے اور علم و فضل اور زہد و تقویٰ میں مشہور تھے۔ عالم شباب میں آپ کی علمی قابلیت کا یہ عالم تھا کہ عربی نظم اور نثر پر یکساں دسترس رکھتے تھے۔ جو کچھ نثر میں لکھنا آسان نہ ہوتا۔ آپ اسکو نظم میں بے تکلف بیان کر دیتے تھے۔ شعر گوئی میں آپ کو فطری ملکہ حاصل تھا۔ اور اکثر فی البدیہہ شعر کہتے تھے۔ عربی زبان کی لغت اور محاورات پر آپ کو غیر معمولی قدرت حاصل تھی۔ امام ذہبیؒ کا کہنا ہے کہ ابن عربی کی زبان میں عبارت، شعر کہنے پر قدرت اور ذہانت کا کوئی جواب نہ تھا۔

عشق و محبت الٰہی

فلسفہ تصوف اور الٰہیات کے اسرار و انوار کے مطالعہ میں جو گہرائی آپکو میسر آئی وہ بے نظیر تھی۔ وہ جب حمد و ثناء باری تعالیٰ میں مصروف ہوتے تو ایسا معلوم ہوتا کہ گویا ان کو اپنی بالکل ہوش نہیں ہے عشق الٰہی میں سرشار تھے۔ آپ کی روحانی تجلیات اور کیفیات کا کوئی ٹھکانہ نہ تھا آپکو بچپن ہی سے رؤیا اور سچے خواب ہونے لگے تھے آپ کی کشفی اور الہامی کیفیات مسلم تھیں۔ جناب ابو حامد نیازی لکھتے ہیں کہ:-

"ابن عربی نہ صرف سچے خواب دیکھتے تھے بلکہ خوابوں کی حقیقت اور روحانیت کے بھی قائل تھے ان کا خیال تھا کہ انسان جیسا ہوتا ہے ویسے ہی اسکے خواب بھی ہوتے ہیں۔ اگر کوئی خواب میں بھی حاضر دماغ رہنا سیکھے تو اس میں بے پناہ قوت فکر پیدا ہو جاتی ہے اور عالم برزخ میں اس کو فائدہ پہنچ سکتا ہے۔"

("ابن عربی" طبع باد اول ۱۹۶۹ء شائع کردہ فیروز سنز لاہور)

ایک عجیب رؤیا

۵۹۷ھ میں حضرت ابن عربیؒ نے بمقام حماہ یہ ایک عجیب رؤیا دیکھا لکھا ہے:

ولما دخل بحماہ فی رمضان سنۃ ۵۹۷ھ قال رأیت لیلۃ فی اثناء تاریخ المذکور انی نکحت نجوم السماء کلھا فما بقی منھا نجم الا نکحت بلذۃ عظیمۃ روحانیۃ ثم لما کملت نکاح النجوم اعطیت الحروف فنکحتھا۔ فعرضت رؤیای ھذہ علی رجل عارف بالرؤیا بصیر بھا وقلت للذی عرضھا علیہ لا تذکرنی فلما ذکر لہ الرؤیا استعظمھا وقال ھذا ھو البحر الذی لا یدرک قعرہ۔ صاحب ھذہ الرؤیا یفتح لہ من علوم العلویۃ وعلوم الاسرار وخواص الکواکب ما لا یکون فیہ احد من اھل زمانہ

(منقول از القول الفصیح ص۲۸ مصنفہ حضرت مولانا عبدالکریم صاحب سیالکوٹی رضی اللہ عنہ)

یعنی ماہ رمضان ۵۹۷ھ میں میں نے رؤیا میں دیکھا کہ میں نے آسمان کے تمام ستاروں سے ایک ایک کر کے نہایت روحانی لذت سے نکاح کیا ہے اس کی تکمیل کے بعد مجھے حروف عطا کئے گئے تو میں نے ان سے بھی نکاح کیا۔ میں نے کسی کے ذریعہ یہ رؤیا علم تعبیر رؤیا کے ایک عالم فاضل کو بتائی اور تاکید کی کہ میرا پتہ نہ دینا انہوں نے یہ رؤیا سن کر آپ کو بڑا خوش نصیب قرار دیا اور کہا کہ یہ تو بحر بے کنار ہے اس رؤیا کے دیکھنے والے کو علوم علویہ اور اسرار روحانی اور ستاروں کی خواص کا ایسا علم عطا ہوگا جسمیں ان کے زمانہ کا کوئی بھی شخص ان کے ہم پلہ اور ثانی نہ ہوگا۔

آپکے شاگرد رشید

جب آپ دمشق گئے تو صدرالدین قونوی آپکے معتقد ہو گئے جو صحیح معنوں میں آپکے جانشین بھی ہوئے ان کی مکمل تربیت ابن عربیؒ ہی نے کی تھی۔ شیخ صدرالدین کئی زبانوں کے ماہر اور علوم متداولہ میں خاص دسترس رکھتے تھے۔ لکھا ہے کہ۔ جس زمانہ میں شیخ صدرالدین نے ابن عربیؒ کی مشہور کتاب "فتوحات مکیہ" کا درس شروع کیا تو حضرت مولانا جلال الدین رومیؒ جیسا ہونہار طالب علم بھی آپکے درس میں شریک ہوتا تھا۔ یہ وہی مولانا رومیؒ ہیں جن کی تصنیف "مثنوی" نہایت مقبول اور لازوال شہرت رکھتی ہے۔

اظہار رائے

لکھا ہے کہ جب حضرت ابن عربیؒ کی حضرت شہاب الدین سہروردی سے ملاقات ہوئی تو ابن عربیؒ نے فرمایا کہ

"شہاب الدین سراپا شریعت اسلامیہ کا مظہر ہے اور سر سے پاؤں تک شریعت کے رنگ میں رنگا ہوا ہے۔"

اور جب حضرت سہروردیؒ سے پوچھا گیا تو فرمایا کہ

"ابن عربی حقائق کے عرفان کا ایک بیکراں سمندر ہے۔" (ابن عربی ص۱۱)

مکہ میں قیام

۶۰۱ھ میں حضرت ابن عربیؒ مکہ گئے جہاں تقریباً سات برس قیام کیا اور وہاں ہی کتاب "فتوحات مکیہ" کی بنیاد پڑی۔ ان کی محفل میں بڑے بڑے علماء اور صوفی شریک ہوتے جو دور دور سے آکر استفادہ کرتے۔ وہ اکثر شعری زبان میں حقائق و رموز بیان کرتے۔ آپ اپنے طرز بیان کے خود موجد تھے جو تمام عرب مصنفین سے بالکل مختلف تھا۔ آپ نے جو روحانی مقامات حاصل کئے یا مشاہدات پائے ان میں قیام مکہ کا بڑا دخل ہے۔ اسی رعایت سے آپ نے اپنی مشہور تصنیف کا نام "فتوحات مکیہ" تجویز کیا تھا۔

نمونہ کشوف

آپ نے یہ کتاب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ہدایت و اجازت کے مطابق لکھی ہے۔ چنانچہ لکھا ہے:

"الف" میں جب فتوحات مکیہ کا دیباچہ لکھ رہا تھا تو میں نے خواب میں محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو آنحضرت اپنے میں دیکھا ان کے چہرہ سے بڑا رعب و جلال ٹپک رہا تھا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یکایک ایک محبر نمودار ہوا۔ اس پر لکھا ہوا تھا
"یہ مقام محمد ہے جو اقدس و
اعلیٰ ہے جو صداقت و حقیقت
کی تبلیغ کرے گا وہ اس کو بطور
وراثت پائے گا"
علیں اس موقع پر مجھ کو اللہ تعالیٰ
کی طرف سے علم و حکمت عطا ہوئے اور میں
اس منبر پر چڑھ کر وہاں پہنچ گیا جہاں رسول
کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے قدموں کے قریب
ایک سفید کپڑا بچھا ہوا تھا تاکہ میں مقام محمدؐ
کی مخصوص تقدیس کو نہ چھو سکوں اس
خواب میں ابن عربی نے اپنے اور رسول
اللہ کے درمیان بڑی طویل گفتگو نقل کی ہے
ان کا دعویٰ یہ ہے کہ انہوں نے فتوحات مکیہ
... ...
میں جو کچھ لکھا ہے وہ ان کو
الہامی طور پر معلوم ہوا اور رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم نے اس کو قلم بند کرنے
کی اجازت دی تھی" (ابن عربیؒ صفحہ ۱۴-۱۵)

ب: ایک اور کشف کا "فتوحات
مکیہ" جلد ۳ باب ۳۹۰ صفحہ ۵۴۱ پر یوں
تذکرہ کیا گیا ہے کہ:-
"میں نے ایک دفعہ کشفی حالت میں
دیکھا کہ میں بیت اللہ کا طواف کر رہا
ہوں اور میرے ساتھ کچھ اور لوگ بھی
ہیں جو بیت اللہ کا طواف کر رہے ہیں۔
مگر وہ کچھ اجنبی قسم کے لوگ ہیں جن
کو میں پہچانتا نہیں پھر انہوں نے دو شعر
پڑھے جن میں سے ایک تو مجھے بھول گیا
مگر دوسرا یاد رہا جو یہ تھا کہ

لقد طفنا کما طفتم سنینا
بهذا البيت طرًّا اجمعينا

یعنی ہم بھی اس مقدس گھر کا سالہا سال
اسی طرح طواف کرتے رہے ہیں جس
طرح آج تم اس کا طواف کر رہے ہو
مجھے اس پر بڑا تعجب ہوا پھر ان میں سے
ایک شخص نے مجھے اپنا نام بتایا مگر وہ نام
بھی ایسا تھا جو میرے لئے بالکل غیر معروف
تھا اس کے بعد وہ شخص مجھ سے کہنے
لگا کہ میں تمہارے باپ دادوں میں سے
ہوں میں نے پوچھا کہ آپ کو وفات پائے
کتنا عرصہ گذر چکا ہے اس نے کہا کہ
چالیس ہزار سال سے زیادہ عرصہ گذر
رہا ہے۔ میں نے کہا زمانہ آدم پر تو
اتنا عرصہ نہیں گذرا۔ اس نے کہا تم کس آدم
کا ذکر کرتے ہو؟ کیا اس آدم کا جو
تمہارے قریب زمانہ میں ہوا ہے یا
کسی اور آدم کا؟ اس پر معاً مجھے آنحضرت
صلے اللہ علیہ وسلم کی یہ حدیث یاد آگئی
کہ اللہ تعالیٰ نے ایک لاکھ آدم پیدا
کئے ہیں۔ اور میں نے سمجھا کہ میرے یہ
جد اکبر بھی انہیں میں سے کسی ایک
آدم سے تعلق رکھنے والے ہوں گے"
(الکبریت الاحمر بر حاشیہ
الیواقیت والجواہر جلد ۲ صفحہ ۸۰)

ج: ایسا ہی فرماتے ہیں:-
"رایت فی کشفی جمیع الانبیاء والمرسلین
وامتهم ومن یکون الی یوم القیامة
"کہ میں نے کشفی حالت میں
تمام انبیاء و رسل اور
ان کی امتیں اور وہ جو
قیامت تک لوگ ہوں گے
ان سب کو دیکھا ہے۔"
(فتوحات مکیہ جلد ۳ باب ۴۶۳
والیواقیت والجواہر جلد ۲ صفحہ ۲۶)

ابن عربیؒ ۶۱۲ھ

سخاوت:- میں حلب گئے وہاں
کا گورنر ایک عیسائی تھا مگر وہ آپ
کے علم و فضل کا معترف تھا اس نے بڑی
گرم جوشی سے آپ کا استقبال کیا
اور رہنے کے لئے عالی شان مکان عطا
کیا مگر آپ انتہائی سخی اور نہایت
زاہدانہ زندگی گزارنا پسند کرتے تھے
بعض دفعہ ان کے پاس ایک دمڑی
بھی نہ ہوتی۔ حلب میں جب آپ
گورنر کے عطا کردہ عالی شان مکان میں
مقیم تھے تو ایک فقیر آیا اور ان سے سوال
کیا۔ اس وقت آپ کے پاس اس کو
دینے کے لئے کچھ بھی نہ تھا۔ تاہم
آپ نے اس کو خالی ہاتھ واپس جانے
دینے کی بجائے وہ اپنا رہائشی عالی شان
مکان ہی اسے دے دیا۔ ان کی
اس سخاوت اور دریا دلی نے ان
کی قدر و منزلت میں اور اضافہ
کر دیا یہاں تک کہ ان کے مخالف
اور دشمن بھی ان کی علمی عظمت اور
سخاوت کے معترف تھے۔

آپ کا روحانی مقام:-
حضرت ابن عربیؒ کے شاگرد
شیخ صدرالدین قونوی کہتے ہیں کہ:-
"آپ کے روحانی مراتب
کا یہ حال تھا کہ وہ جب
چاہتے انبیاء سلف کی ارواح
مبارکہ سے بالمشافہ گفتگو کر
لیتے اور ان کی آسمانی
محفلوں میں حاضر ہو جاتے
تھے اور اپنی محفل میں ان
کو شریک کرتے۔
(ابن عربی صفحہ ۲۰)
نیز لکھا ہے کہ ایک شخص روزانہ
ابن عربیؒ کی خدمت میں حاضر ہوتا
وہ فوت ہو گیا اور آپ اس کے
جنازہ میں شریک ہوئے واپسی پر
ملازم نے کھانا پیش کیا تو آپ نے
کوئی توجہ نہ دی۔ شام تک اسی
حالت محویت اور استغراق میں رہے
پھر اچانک کھانا طلب کیا۔ جب
وجہ پوچھی گئی تو ابن عربیؒ نے بتایا
کہ میں نے اللہ تعالیٰ سے عرض کیا تھا
کہ جب تک تو اس بندہ کو معاف نہیں
کرے گا۔ میں نہ کھاؤں گا اور تدفین
کا اس وقفہ میں میں نے ستر ہزار
بار لا الٰہ الا اللہ کا ورد کیا آخر
خدا تعالیٰ نے اس کو بخش دیا۔
(ابن عربیؒ صفحہ ۲۱)

تصحیح حدیث بذریعہ کشف

اہل کشف اصحاب آنحضرت
صلے اللہ علیہ وسلم سے بعض احادیث کی
صحت و عدم صحت کا پتہ بذریعہ کشف
معلوم کر لیتے ہیں۔ جیسا کہ امام عبدالوہاب
شعرانی بھی۔ میزان کبریٰ صفحہ ۳۳
پر فرماتے ہیں کہ:-
"حدیث الصحیحان کالنجوم
اگرچہ محدثین کے نزدیک
محل کلام ہے پر وہ اہل
کشف کے نزدیک صحیح ہے"
(بحوالہ رسالہ اشاعۃ السنۃ از مولوی
محمد حسین صاحب بٹالوی جلد ۷ صفحہ ۳۳۸)
اس اہم مسئلہ پر حضرت ابن عربیؒ نے "فتوحات
مکیہ" میں ایک خاص باب اس مضمون
کا باندھا ہے کہ۔ اہل ولایت بذریعہ
کشف آنحضرت سے احکام پوچھتے ہیں"
جس میں صاف فرمایا کہ:-

ونصحح من هذا الطريق
احاديث النبي صلى الله
عليه وسلم فرب حديث
صحيح عند اهل الفن لا يثبت
عندنا من هذا الطريق ورب
موضوع عند هم يصح
بقوله صلى الله عليه
وسلم هذا حديث قلته

"یعنی ہم اس طریق سے آنحضرتؐ سے
احادیث کی تصحیح کرا لیتے ہیں بہتیری
حدیثیں ایسی ہیں جو اس فن کے لوگوں
کے نزدیک صحیح ہیں اور وہ ہمارے نزدیک
صحیح نہیں اور بہتیری حدیثیں ان کے
نزدیک موضوع ہیں اور آنحضرت کے
قول سے (بذریعہ کشف) صحیح ہو جاتی ہیں"
(فتوحات مکیہ بحوالہ رسالہ اشاعۃ
السنۃ صفحہ ۳۴۰ ۱۸۸۴ء)
جناب ابو جاوید نیازی بھی لکھتے ہیں
ابن عربیؒ کہتے ہیں کہ:-
"جن لوگوں کو کشفی حالت میں
رسول اللہ سے تعلق قائم کرنے
کا درجہ حاصل ہوتا ہے وہ اکثر
قول رسولؐ اور عمل رسولؐ کی
روایات کو خود رسول اللہ
سے پوچھ لیتے ہیں اور آپ
یا تو تصدیق فرما دیتے ہیں
یا انکار کر دیتے ہیں"
(ابن عربیؒ صفحہ ۴۹-۵۰)

معراج:- حضرت ابن عربیؒ کا
نظریہ بقول ابو جاوید نیازی یہ تھا کہ
"جب اللہ کے کسی بندہ کا تعلق اس کے
تقدس کی بنیاد پر براہ راست اللہ سے
قائم ہو جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے
روحانی ترقی کی ایک سیڑھی لگا دیتا
ہے انسان اگر اس پر برابر چڑھتا رہتا ہے
تو ایک دن اس عارف باللہ اور ولی
کو اپنی ہمت کے مطابق معراج ہو جاتی
ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ہر شخص کے لئے ایک
خاص ترقی کا زینہ مقرر کیا ہے جو
کسی دوسرے کے لئے نہیں ہوتا.....
ہر آدمی اور ہر پیغمبر کی معراج الگ الگ
ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
اس کائنات میں اشرف ترین ہیں اس
لئے ان کی معراج بھی اشرف ترین ہے اور
وہ قرب جو ان کو نصیب ہوا تھا اب کسی
اور کو نہیں مل سکتا اولیاء کو جو معراج
ہوتی ہے وہ عموماً خود اپنی ذات کے عرفان
کا ایک مقام ہوتا ہے"
(ابن عربیؒ صفحہ ۵۸-۵۹)

وحی اور اسکی اقسام:- وحی اور الہام
کے بارہ میں
لکھا ہے کہ "ابن عربیؒ نے الہام اور
وحی کی بہت سی قسمیں بیان کی ہیں خود
قرآن کریم کی روشنی میں وحی انسانوں کو بھی
ہوتی ہے اور جانوروں کو بھی جانوروں
میں چیونٹی اور شہد کی مکھی۔ عورتوں میں
حضرت مریم اور حضرت موسیٰ کی والدہ قابل
ذکر ہیں..... لیکن نبیوں کو جو وحی
کی گئی وہ خود ان کی ذات کی بجائے
دوسرے لوگوں کی حالت اور اخلاق اور
خیر و شر سے تعلق رکھتی تھی اس میں ایک
وحی وہ تھی جو قانون بن جاتی تھی۔
دوسری قسم وہ تھی جو اس سے پہلے
کی وحی کی تجدید اور ترویج کرتی تھی
یہ نبوت غیر تشریعی تھی وحی کے ذرائع
مختلف ہوتے ہیں سچے خواب بھی وحی
کی ایک قسم ہیں۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ
وسلم کو بھی بعثت سے پہلے سچے خواب آتے تھے (فتوحات مکیہ
جلد ۲ صفحہ ۵۸ بحوالہ ابن عربیؒ صفحہ ۴۰ (باقی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قابلِ تقلید مجالس خدام الاحمدیہ

سال ۷۲-۷۱ء میں جن مجالس خدام الاحمدیہ نے اپنے بجٹ سو فیصد ادا کر دیئے ہیں اُن کے کچھ نام الفضل مورخہ ۲۰ اکتوبر میں شائع ہو چکے ہیں۔ بقیہ مجالس کے نام دیئے جا رہے ہیں۔ اخلاص سے بھی اپنے بجٹ سو فی صد مرکز کو ادا کر دیئے ہیں جملہ قائدین و اراکین مالی خصوصی شکریہ کے مستحق ہیں۔

(مہتمم مال مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

ضلع پشاور:- رسالپور — گھڑیال کلاں — ساہیوال

ضلع ہزارہ: جاگیر — ضلع جھنگ:- جھنگ صدر ۴۹۷ ج ب

ضلع کیمبلپور — کیمبلپور — ربوہ:-

ضلع میانوالی:- بھکر — ضلع لائلپور:- لائلپور شہر — ۲۰۱ ربب

ضلع راولپنڈی: راولپنڈی مسجد نور — ۱۹۱ ج ب — ۶۱ ج ب — ۵۷ ج ب

صدر — ۳۰ ج ب — ۲۶ ج ب — ۲۷ ج ب

گوجرخان — اسلام آباد — ۵۰ ج ب — ۶۱ ربب — ۱۰۰ ر ب

ضلع گجرات:- گجرات — ۱۰۱ ر ب — ۵۵ گ ب — ۱۶ گ ب

منڈی بہاؤالدین — بنگہ ۱۸ — ۵۶۳ — ٹوبہ ٹیک سنگھ — گوجرہ

کھجاہ — ترکھانہ — ۴۰ گ ب — ۱۴ گ ب — ماموں کانجن

ضلع سرگودھا:- سرگودھا — بھیرہ — ۱۹۵ ربب

۱۰۳ جنوبی ۹۹ شمالی ۳۵ جنوبی — ضلع ساہیوال:- ساہیوال — اوکاڑہ

۷۸ شیخوپورہ ۳۸ جنوبی ۴۰ جنوبی — عارف والا — ۳۰۷۵۵ — ۱۱۰۷۶

۷۱ جنوبی — خوشاب — میانی — ۱۱۰۷۳۰ — میرک — ۹۰۹۱۲۷

۹۸ شمالی ۳۷ جنوبی — کوٹ مومن — E.B ۳۷۳

دودہ ۱۲۴ جنوبی — مٹھہ ٹوانہ — ضلع ملتان:- ملتان — خانیوال

سوبھاگا ۸۷ شمالی ۸۱ شمالی — بورے والا کوٹ والا — ۱۰۹۲۱۷۰ — E.B ۴۹۱

۳۹ ڈی۔بی ۸ ایم۔بی ۱۵۲ شمالی — میاں چنوں —

ٹھٹھہ جوئیہ ۴۶ شمالی ۳۵ شمالی — ضلع مظفر گڑھ — علی پور کھولاں — کوٹ سلطان

۸۸ شمالی — سرگودھا کینٹ — بستی مسلم شیخاں — ضلع ڈیرہ غازی خان:- ڈیرہ غازی خان

چاہ سردار والا — چاہ چوگی والا — ساہی وال — بستی چوہدری شرف دین

بھلوال — بشیر آباد —

ضلع لاہور:- قصور — پتوکی — ضلع بہاولنگر:- بھاولنگر — ۱۹۶ مراد

مغل پورہ — بھلیر — بھائی پھیرو — ۳۹۰۹۲۳ — ۱۹۰ — ۲۰۹ — ۹۰۹ — ۹۰۹۳۲۷

رکھ شیخ کوٹ — کوٹ محمد یار — وصوپ سڑیانہ — ۹۰۹۱۱۱ — ۳۰۹۳۰ — ۷۰۹۱۶۴

اڈہ چیل — ماڈل ٹاؤن — چونیاں — ۹۰۹۲۶۸ —

شاہدرہ فیکٹری ایریا — اسلامیہ پارک — ضلع رحیم یار خان:- ۱۲۴ ۸۰ فیروزہ

ضلع سیالکوٹ:- سیالکوٹ — پسرور — تجیر پور

بدو ملہی — پنڈی بھاگو — موسلے والا — گوٹھ نتھے خان — کہروڑ کی — گوٹھ علی محمد

سمبڑیال — گلوتیاں — چیمہ ککھانوالی — گوٹھ غلام محمد — جمال پور —

ضلع گوجرانوالہ:- ترگڑی — تلونڈی رہوالی — ضلع لاڑکانہ:- انور آباد — لکھنڈ

مانگٹ اونچے — فیروزوالا — ظاہر والی — گورگیز — گوٹھ غلام محمد

پیر کوٹ ثانی — گرنوالہ درکان — دولووالی — ضلع نواب شاہ:- چک ۲۱ دوہ

اکال گڑھ — چک چھٹہ — رحمان آباد — گوٹھ عبدالسلام نظامانی روڈ

ضلع شیخوپورہ:- شیخوپورہ — بھوڑو چک — ضلع حیدر آباد:- بشیر آباد — کوٹ احمدیاں

سانگلہ ہل — چوہڑ کلاں — کرنو — گلدرچی — نواں کوٹ ماچھیاں

ننکانہ — ۵ رتیاں — کھجر — ضلع سانگھڑ — سانگھڑ — ضلع بہاولپور

سکھیرا خورد — ڈیرہ مان سنگھ — جھنگڑ حاکم والا — احمد پور — فتح پور — چک ۲۲ — ضلع خیرپور

چوڑا سنگھ — ۲۴۵ رنگڑ منگل — ۱۶ بیدہ — ضلع خیرپور — میرپور خاص — ۲۷ الف

ڈیرہ داد لیزئی — ماہ کے — کوٹ عبدالمالک — فورٹ عباس — نواب اسٹیٹ — بی سی روڈ

بھیرہ — نصرت آباد فارم مصطفےٰ آباد فارم — کوٹھ جان محمد —

ضلع آزاد کشمیر — میرا بھرکا —

ضلع کراچی:- سوسائٹی کراچی — عزیز آباد — مارٹن روڈ — ناظم آباد — صدر کراچی — ملیر — ڈرگ روڈ —

شکریہ احباب و درخواستِ دعا

میرا لخت جگر عزیز وسیم محمد خان تین دن کی علالت کے بعد مورخہ ۱۹ اخاء / اکتوبر کو وفات پا گیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ بہنوں اور بھائیوں نے کثیر تعداد میں گھر پر تشریف لا کر اور خطوط کے ذریعہ تعزیت فرمائی اور یہ سلسلہ اب تک جاری ہے۔ خطوط کا جواب دینا جب کہ صدمہ کا اثر ابھی باقی ہے میرے لئے ممکن نہیں اس لئے بذریعہ الفضل میں اپنے تمام محسنوں کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر دے نیز دوست دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں صبر جمیل عطا فرمائے اور نعم البدل سے نوازے آمین۔

(عزیزہ فتح محمد خان کلرک ضلع دار النظام۔ سرگودھا)

دعائے مغفرت

خاکسار کی پھوپھی محترمہ مراد بی بی اہلیہ مولوی فضل الدین صاحب مرحوم (آف مانگٹ اونچا ضلع گوجرانوالہ) مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ مورخہ ۸ نومبر ۱۹۷۲ء کی درمیانی شب چند ماہ علیل رہنے کے بعد اپنے گاؤں میں وفات پا گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ موصیہ تھیں ۸ نومبر عید کے روز ان کا جنازہ گاؤں سے ربوہ لایا گیا۔ بعد نماز مغرب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے از راہ شفقت نماز جنازہ پڑھائی اور آپ کو بہشتی مقبرہ میں سپرد خاک کیا گیا۔ قبر تیار ہونے پر مکرم چوہدری مبارک مصلح الدین صاحب وکیل المال ثانی نے دعا فرمائی۔

مرحومہ نے اپنے پیچھے تین لڑکے اور ایک لڑکی اپنی یادگار چھوڑے ہیں۔ جو سب کے سب خدا کے فضل سے صاحب اولاد ہیں۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کے درجات بلند فرمائے اور جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق دے۔ آمین۔

(سلطان احمد شاہد واقف زندگی ربوہ)

گم شدہ چادر

خاکسار ۱۱/۱۱/۷۲ بروز ہفتہ لاہور سے چنیوٹ آ رہا تھا ایک یتیم بچی کی مہندی رنگ، چادر جس کا کنارا سبز ہے ہمراہ لا رہا تھا چنیوٹ اترتے وقت یہ چادر سیٹ پر بھول گیا اس لاری میں شاہدرہ سے ایک بزرگ مع ایک نوجوان سوار ہوئے اور میرے ساتھ ہی بیٹھے جو ربوہ آ رہے تھے۔ اگر چادر کا ان کو کوئی پتہ ہو تو خاکسار کو اطلاع دے کر ممنون فرمائیں۔ (خاکسار عزیز عطا محمد محلہ کمگھر چنیوٹ)

بازیافتہ نقدی

عید کے روز مسجد مبارک ربوہ کے احاطہ سے مجھے کچھ نقدی ملی ہے جس دوست کی ہو وہ نشانی بتا کر مندرجہ ذیل پتہ سے حاصل کر لیں۔

(ڈاکٹر محمد ناصر میڈیکل پریکٹیشنر۔ احمد نگر ضلع جھنگ)

درخواست ہائے دعا

خاکسار کی خوش دامن صاحبہ (اہلیہ مکرمہ مولوی عبدالرحمٰن صاحب مبشر رحمانیہ منزل جی بلاک ڈیرہ غازی خان) عرصہ سے بعارضہ شوگر اور بخار بیمار چل آ رہی ہیں احباب دعا فرمائیں کہ مولا کریم انہیں اپنے فضل سے کامل شفا دے۔ آمین۔

(محمد عثمان کارکن دفتر امانت و خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ)

۲۔ عزیز سید ظہور احمد محکمانہ طور پر بعض پریشانیوں میں مبتلا ہیں احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں دور فرمائے۔ آمین۔ (حکیم عبدالرحمٰن شاہ دارالرحمت غربی ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تحریک جدید کے مالی جہاد میں

اپنے محبوب امام ایدہ اللہ کی خدمت میں!

قربانیاں پیش کرنے والی جماعتوں کے نام

۱	جماعت احمدیہ	ربوہ مقامی (وعدہ سال ۴۹/۴۸)	۷۲,۰۰۰	روپے
۲	"	سرگودھا چھاؤنی	۱,۰۰۰	"
۳	"	لائل پور	۱۵,۰۰۰	"
۴	"	چک ۱۶۸ منگلا (سرگودھا)	۷۵۵٫۸۰	"
۵	"	فریدآباد ضلع گوجرانوالہ	۲,۵۰۶	"
۶	"	مدرسہ چیچھہ	۶۸۱	"
۷	"	گوجرہ ضلع سیالکوٹ	۴۷۱٫۰۰	"
۸	"	گرمولہ ڈسکاں گوجرانوالہ	۶۴۶٫۲۵	"
۹	"	صادھوکے	۱۳۲٫۲۵	"
۱۰	"	نوشہرہ ڈسکاں	۱۷۷٫۹۱	"
۱۱	"	تلے نوالی	۷۶٫۰۰	"
۱۲	"	گوشکے	۸۱٫۰۰	"
۱۳	"	بھوپال والا	۲۲۱۸	"
۱۴	"	ڈنڈ پور بھرولیاں سیالکوٹ	۵۸۳	"
۱۵	"	ککھ نوالی	۲۰۹	"
۱۶	"	ڈسکاں والی	۲۶۴٫۲۵	"
۱۷	"	اسلام آباد	۱۲,۱۱۱	"
۱۸	"	راولپنڈی	۳۵,۰۰۰	"
۱۹	"	احمد پور (سانگھڑ)	۱۶۵	"
۲۰	"	فتح پور (سانگھڑ)	۸۰	"
۲۱	"	گوٹھ فضل عمر "	۳۵	"
۲۲	"	473-455 T.D.A مظفر گڑھ	۱۱۵٫۸۰	"
۲۳	"	چک 23/D.A.B بہاولپور	۱۴۱	"
۲۴	"	ملتان	۹,۰۰۰	"
۲۵	"	کراچی	۱,۲۰,۰۰۰	"

(وکیل المال تحریک جدید)

تشخیص بجٹ خدام الاحمدیہ

جن مجالس خدام الاحمدیہ نے ابھی تک اپنی مجلس کے بجٹ تشخیص کر کے مرکز کو ارسال نہیں کئے اُن سے درخواست ہے کہ ۳۰ نومبر تک ضرور مرکز کو بھجوا دیں۔

(مہتمم مال مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

قرآن مجید مترجم جناب پیر صلاح الدین صاحب

مکرم پیر صلاح الدین صاحب کا انگریزی ترجمہ والا قرآن کریم کوئی صاحب مجھ سے مانگ کر لے گئے تھے۔ کئی ماہ ہو گئے ہیں مگر ابھی تک قرآن کریم مجھے واپس نہیں ملا۔ چونکہ مجھے یاد نہیں رہا کہ کون دوست عاریتاً لے گئے ہیں اس لئے بذریعہ اعلان ہذا درخواست کرتا ہوں کہ جس کسی کے پاس ہو وہ اب واپس فرما دیں۔ (نصیر احمد خان۔ تعلیم الاسلام کالج ربوہ)

سیدنا محمود رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور مساجد

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنا ایک کشف بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"میرا پہلا لڑکا جو زندہ موجود ہے جس کا نام محمود ہے۔ ابھی وہ پیدا نہیں ہوا تھا جو مجھے کشفی طور پر اس کے پیدا ہونے کی خبر دی گئی اور میں نے مسجد کی دیوار پر اس کا نام لکھا ہوا یہ پایا کہ محمود"

مذکورہ بالا کشف سے صاف ظاہر ہو رہا ہے کہ سیدنا محمود المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ایک گہرا تعلق تعمیر مساجد کے ساتھ ہوگا۔ جیسا کہ حضرت المصلح الموعودؓ فرماتے ہیں:۔

۱۔ "تم ایک ایسے آدمی کے پیچھے لگے ہوئے ہو جسے خدا نے ساری دنیا میں مسجدیں بنانے کے لئے مقرر کیا ہے"

۲۔ "دنیا کا کوئی ملک اور گوشہ ایسا نہ ہو جس میں ہم مسجدیں نہ بنا لیں"

پس ہماری جماعت کے تمام مردوں، عورتوں، بوڑھوں اور بچوں کو چاہیئے کہ مذکورہ بالا ارشادات کو ہمیشہ مدنظر رکھیں اور ممالک بیرون پاکستان میں تعمیر ہونے والی مساجد کے فنڈ میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں تا دنیا کے تمام ملکوں کے ہر گوشہ میں مسجدیں ہی مسجدیں بن جائیں۔

(وکیل المال اوّل تحریک جدید ربوہ)

محترم چوہدری عبداللہ خانصاحب آف قلعہ صوبا سنگھ وفات پا گئے

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

نہایت افسوس کے ساتھ لکھا جاتا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابی محترم چوہدری عبداللہ خان صاحب آف قلعہ صوبا سنگھ ضلع سیالکوٹ مورخہ ۱۱ نومبر بروز ہفتہ وفات پا گئے ہیں۔

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

آپ نے ۸۲ سال عمر پائی۔ ۱۹۰۱ء میں تحریری اور ۱۹۰۴ء میں دستی بیعت کر کے احمدیت میں داخل ہوئے مرحوم نہایت مخلص دعا گو اور سلسلہ کے فدائی بزرگ تھے۔ خلیفۂ وقت سے والہانہ عقیدت رکھتے تھے۔ لمبا عرصہ قلعہ صوبا سنگھ کی جماعت کے پریذیڈنٹ رہے۔

۱۲/۱۳ نومبر کی درمیانی شب جنازہ ربوہ لایا گیا۔ جہاں دوسرے دن یعنی ۱۳ نومبر کو ۹ بجے صبح احاطہ مسجد مبارک میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز جنازہ پڑھائی ازاں بعد آپ کو قطعہ صحابہ بہشتی مقبرہ میں سپرد خاک کیا گیا۔

آپ نے اپنے بعد چار لڑکیاں (جن میں سے ایک محترم چوہدری محمود احمد صاحب چیمہ مبلغ انڈونیشیا کی اہلیہ ہیں) اپنی یادگار چھوڑی ہیں۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ چوہدری صاحب مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ اور ان بیٹیوں اور دوسرے لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق بخشے۔ آمین

درخواستِ دعا

مکرم برادرم منشی بشیر احمد صاحب خوشنویس روزنامہ الفضل لمبے عرصہ سے بیمار چلے آ رہے ہیں اب بیماری شدت اختیار کر گئی ہے۔ اور طبیعت زیادہ علیل ہے۔

جملہ احباب کرام و بزرگان سلسلہ سے دعا کی عاجزانہ درخواست ہے کہ شافی مطلق معجزانہ طور پر شفا بخشے اور کام کرنے والی لمبی زندگی عطا فرمائے۔ آمین (مبارک احمد کاتب الفضل)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

صدقہ اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کو دور کرتا ہے۔ (خطبہ الہامیہ ربوہ)